قمر جمیل

خالی مکان

میں ایک خالی مکان ہوں
مگر اس مکان میں گھنگھرو بجتے ہیں دئیے جلتے ہیں
اور رونے کی ہلکی ہلکی آوازیں آتی ہیں
اندھیری راتوں میں
جب اس مکان کی کھڑکیاں بجتی ہیں
تو لوگ سمجھتے ہیں
تیز ہوائیں چل رہی ہیں
صبح کے وقت دہلیز پر
جب سفید اور سیاہ پھول کھلتے ہیں
تو لوگ سمجھتے ہیں بہار آگئی ہے
لیکن میں ایک خالی مکان ہوں
جس میں کئی دروازے ہیں
اور ہر دروازے پر
دستک ہوتی رہتی ہے
کمروں میں ڈھولک کی آوازیں
مجھے ڈھونڈھتی رہتی ہیں
جب بچّے کھیلتے ہیں تو مائیں چلاتی ہیں

دیکھو اس خالی گھر میں نہ جانا
اس خالی گھر میں نہ جانا
میں ایک خالی مکان ہوں
اور میرے اندر ایک خالی کرسی ہے
جس پر میں بیٹھا رہتا ہوں
میرے ہاتھ میں ایک آئینہ رہتا ہے
جس میں پریاں ناچتی رہتی ہیں
اور کہتی رہتی ہیں
اس گھر میں نہ آنا
اس گھر میں نہ آنا
لیکن اِک لڑکی آتی ہے اور کہتی ہے
دیکھو یہ میرا گھر ہے
یہ لڑکی میرے اندر دئیے جلاتی ہے
اور جب دئیے جل جاتے ہیں
اس لڑکی کے رونے کی ہلکی ہلکی آوازیں آتی ہیں